اداریہ

سہ ماہی تحقیقی مجلّہ نور معرفت کا ٦٠ واں شمارہ پیش خدمت ہے۔ اس شمارے کا پہلا مقالہ "اسلامی معاشرے کے تہذیبی ارتقاء کا تربیتی نظام" کے عنوان سے مزین ہے۔ یہ مقالہ دراصل، پچھلے شمارے کے پہلے مقالے کے مطالب کا تسلسل ہے جس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ ایک برتر مسلم سماج کا نظامِ حیات، صرف اللہ تعالیٰ کی "محبت" اور "خدا کے لئے نفرت" کی بنیاد پر تشکیل پاتا ہے۔ پیشِ نظر مقالہ میں بھی مصنف نے اسلام کی رو سے ایک مثالی سماج کی تشکیل اور معاشرتی ارتقاء کے تربیتی نظام کو کشف کرنے کی کوشش کی ہے۔ اُن کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی محبت کے مرکز پر استوار اسلام کا تربیتی نظام افراد کے درمیان ایسی صفات پیدا کرتا ہے جس کی تجلی سماج میں نظر آتی ہے۔ یہ تربیتی نظام جن بنیادی اقدار Basic Values کو پروان چڑھاتا ہے، اُن میں "اتباعِ رسول ﷺ" سب سے پہلی قدر ہے۔

دوسری بنیادی قدر، "نیکوکاری" یا "احسان" ہے۔ احسان ایک اعلیٰ پائے کی قدر ہے جس کے حامل افراد، حتمی طور پر ایک برتر سماج تشکیل دیتے ہیں۔ اسلام کے سماجی ارتقائی نظام کی تیسری بنیادی قدر، انصاف پسندی ہے جو ہر اجتماعی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ انصاف پسند افراد، ہمیشہ ایک ترقی یافتہ سماج تشکیل دیتے ہیں۔ امید ہے کہ اِس مقالے کا دقیق مطالعہ اور اس کے مندرجات پر کاربند ہونے سے ہمارے سینکڑوں سماجی مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے اور ہمارا سماج، ایک حقیقی مسلم سماج کی تصویر بن جائے گا۔

"سیرت نگاری: آغاز سے ابان بن عثمان (متوفی: 170ق) تک" کے عنوان کے تحت، اس شمارے کا دوسرا مقالہ معروف محقق و مؤرخ، استاد رسول جعفریان کی کتاب "تاریخ سیاسی اسلام- سیرتِ رسول خدا ﷺ" کے اُس حصے کا ترجمہ ہے جس میں مؤلفِ کتاب نے مسلمانوں کی تاریخ نگاری کی ایک مخصوص نوع یعنی "سیرت نگاری" پر انتہائی جامع تحقیق پیش کی ہے۔ مذکورہ بالا کتاب کے اِس حصے میں موسیٰ بن عُقبہ، محمد بن اسحاق اور ابان بن عثمان بجلی کی سیرت نگاری کا تفصیلی تعارف پیش کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ اِن سیرہ نگاروں کے آچار و تالیفات کے تعارف کے ضمن میں مسلمانوں کے ہاں، سیرت نگاری کی اہمیت کو اجاگر کرتا اور دینی پیشواوں، بالخصوص نبی کریم ﷺ کی سیرت کی اتباع کی بہترین ترغیب دلاتا ہے۔

اس شمارے کے تیسرے مقالے کا تعلق، بچوں کی تربیت کے اسلامی نظام و احکام سے ہے۔ دراصل، اسلامی نکتہ نگاہ سے بچے کی پرورش اس کی پیدائش کے لمحے سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔

اس لیے اسلام میں والدین پر فرض ہے کہ وہ بچوں کی پیدائش سے ہی ان کی تربیت کی راہیں ہموار کریں۔ لہٰذا "عقیقہ کا تربیتی پہلو-ایک تحقیقی جائزہ" کے عنوان کے تحت، مقالہ نگار مدعی ہیں کہ اسلام میں بچے کی پیدائش پر عقیقے کا فقہی حکم بھی دراصل، تربیتی پہلو رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عقیقہ مشہور شیعہ اور اہل السنۃ فقہاء کے نزدیک "مستحب" اور سید مرتضیٰ اور ابن جنید الاسکافی کے نزدیک "واجب" ہے۔ اس مقالہ میں مقالہ نگار نے عقیقہ کے 13 تربیتی اثرات بیان کیے ہیں۔ امید ہے ان اثرات سے آگاہی، سب والدین کو اپنے بچوں کا عقیقہ انجام دینے کی بہترین ترغیب دلائے گی۔

اس شمارے کے چوتھے مقالے کا موضوع "گلگت میں بدھ مت کے اثرات کے تناظر میں مکالمہ کی مذہبی بنیادیں" ہے۔ دراصل، یہ مقالہ، ادیان و مذاہب اور تہذیبوں کے درمیان مکالمے کی افادیت اور فروغ پر عقیدے کی روشنی میں تدوین پایا ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق، اگرچہ گلگت بلتستان میں بدھ مت کا کوئی پیروکار نہیں ہے لیکن اِس علاقے میں بدھ مت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے بدھ مت کی تاریخی اور مذہبی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہوئے، بین الادیان مذہبی مکالمہ شروع کیا ہے۔ ہم اس مقالہ کو اِس امید پر شائع کر رہے ہیں کہ شاید ایسی مباحث، بنی نوعِ بشر کے درمیان، "جنگ" کی جگہ "مکالمہ" کی تہذیب کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہو سکیں۔

"غربت کا خاتمہ، 'الٰہی اقتصادیات' کے نظریہ کی روشنی میں" کے عنوان کے تحت موجودہ شمارے کا پانچواں مقالہ مدعی ہے کہ عصر حاضر میں تمامتر انسانی ترقی کے باوجود، انسانی سماج سے غربت اور افلاس کا خاتمہ نہیں کیا جاسکا۔ بدقسمتی سے ماہرینِ معاشیات، یہ مسئلہ حل نہیں کرسکے۔ مقالہ نگار کے مطابق، علم اقتصاد میں "الٰہی اقتصادیات" یا (Divine Economics) کے نظریے کا فروغ غربت کے خاتمے کی ایک نوید بن سکتا ہے۔ دراصل، اس نظریہ کی روشنی میں انسان، دو چیزوں یعنی جسم اور روح کا مرکب ہے اور انسان کی غربت و غنا کا تعلق، اِن دونوں سے ہے۔ لہٰذا غربت کے خاتمے کا کوئی نظریہ اس وقت تک جامع نہیں ہو سکتا جب تک کہ انسان کے جسم و روح، دونوں کو مد نظر نہ رکھا جائے۔

خوش قسمتی سے الٰہی اقتصادیات میں ان دونوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ الٰہیات نے انسان کو اپنے امور میں میانہ روی، اعتدال، کسب و کار اور سیاسی، سماجی ذمہ داریاں ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح غریبوں کے حقوق کی پاسداری، ان کی معنوی اور مادی ضروریات کی کفالت پر بھی زور دیا ہے۔ نیز دولت کی پیداوار اور حصول سے لے کر معاشرے میں موزوں تقسیم اور خرچ تک کی تمام ہدایات فراہم کی ہیں اور زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور انفاق کا ایک مکمل نظام وضع کیا ہے۔ مقالہ نگار مدعی ہیں کہ الٰہی اقتصادیات کے نظریہ کی عملی تصویر، انسانی سماج کے دامن سے غربت و افلاس کا دھبہ پاک کر سکتی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک ایک خاندان کے افراد کے درمیان عزت واحترام اور حیا و وفا کے بندھن قائم نہ ہوں، تب تک وہ خاندان، آرام و سکون کی زندگی سے محروم رہتا ہے جس کے نتیجے میں اس کا تعلیمی، سیاسی، سماجی اور معنوی سفر بھی رک جاتا ہے۔ گھر میں عورت، بالخصوص بیوی کو ایک کنیز یا خادمہ کی نگاہ سے دیکھنا اور اسے بدنی اور ذہنی طور پر ایذاء رسانی، ایک انتہائی گھٹیا حرکت اور رذیلت ہے۔ یقیناً، اسلام نے اس برائی کا سدّباب کیا ہے۔

اس شمارے کا آخری مقالہ جو کہ Islam's Role in Reducing Domestic Violence against Women کے عنوان کے تحت پیش کیا گیا ہے، اِس میں محترم مقالہ نگار نے انسانی سماج اور خاندان کے اسی المیہ اور مسئلہ پر بحث کی ہے۔ انہوں نے یہ واضح کیا ہے کہ کس طرح اسلام، عورت کے خلاف، گھریلو تشدد کا سدّباب کرتا ہے۔ یقیناً مسلمان ہونے کے ناطے اس مقالے کے مندرجات کا مطالعہ اور اسلام کے بیان کردہ گھریلو زندگی کے سنہری اصولوں کی پیروی ہی ہر گھرانے کو خوشحال گھرانہ بنا سکتی ہے۔

ہم توقع رکھتے ہیں کہ 6 علمی، تحقیقی مقالات پر مشتمل مجلّہ نور معرفت کا 60 واں شمارہ ہمارے قارئین کو علم و عمل کی نئی جہتیں دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام مقالہ نگاروں اور مجلّہ ہٰذا کی ٹیم کو اس حقیر سی پیش کش پر بہترین اجر و ثواب عطا فرمائے! آمین یا ربّ العالمین!

مدیر مجلّہ،

ڈاکٹر محمد حسنین نادرؔ